مدیر کے نام

عبدالرشید عراقی ‘سوہدرہ گوجرانوالہ

’ازواج مطہراتؓ کا اسلوب دعوت‘ (نومبر ۲۰۰۷ء) کے ذریعے اُمہات المومنینؓ کی سیرت کا ایک اہم پہلو نمایاں ہوکر سامنے آیا۔ موجودہ دور میں اُن مستورات کو جو دعوتِ دین کا فریضہ انجام دے رہی ہیں ازواجِ مطہراتؓ کی پیروی کرتے ہوئے امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ بلاخوف ادا کرنا چاہیے۔ اس لیے بھی کہ موجودہ حالات میں اس کی شدید ضرورت ہے۔

عبدالرؤف ‘لاہور

’فوج، وزیرستان اور پروفیشنل ازم‘ (نومبر ۲۰۰۷ء) قابلِ غور ہے۔ اُمت مسلمہ کی یہ بدقسمتی ہے کہ اس کے تمام سیاسی اور انتظامی ادارے فوج کے تسلط میں ہیں۔ اُمت مسلمہ کے مسائل سے دل چسپی رکھنے والے حضرات بالخصوص اسلامی تحریکوں کو’فوج اور بیوروکریسی کے نظام کا گہرا مطالعہ اور ناقدانہ جائزہ لینا چاہیے‘ اور پاکستانی معاشرے اور دیگر مسلم معاشروں کو پیش نظر رکھ کر اثرنفوذ کی راہیں تلاش کرنی چاہییں اور حکمت عملی مرتب کرنی چاہیے۔

آصف محمود وینس ‘لاہور

’قصہ کشکول ٹوٹنے اور قرضوں کے انبار بڑھ جانے کا‘ (اکتوبر ۲۰۰۷ء) میں آپ نے جس طرح اعداد وشمار کی روشنی میں پاکستان کی اقتصادی حالت اور ہماری ملکی معیشت پہ آئے دن بیرونی قرضوں کے اضافے کا تجزیہ پیش کیا‘ وہ قابلِ تحسین ہے۔ امید ہے آیندہ کسی اشاعت میں ’بیرونی قرضوں کی ادایگی اور پرائیویٹائزیشن‘ کے موضوع پر بھی لکھیں گے کیونکہ پرائیویٹائزیشن کے حق میں حکمرانوں کا موقف تھا کہ اس سے حاصل ہونے والی رقم سے قرضوں کی ادایگی ہوگی۔ کیا واقعی ایسا ہوا؟

سلیم شاکر ‘سعودی عرب

محترمہ شمع سلیم کا مضمون ’مومن کا وصیت نامہ‘ (اکتوبر ۲۰۰۷ء) زیرمطالعہ رہا۔ انھوں نے اس مضمون میں بہت خوب صورتی‘ سلیقے سے اور مؤثر انداز میں وصیت کا ایک پیارا سا خاکہ کھینچا ہے۔ اللہ انھیں اجرعظیم سے نوازے۔ آمین! یہ مضمون واقعی اور حقیقی معنوں میں ان کا وصیت نامہ بھی بن گیا۔ اس مضمون کی اشاعت کے بعد ۱۳ اکتوبر ۲۰۰۷ء کو کار کے ایک حادثے میں وہ جاں بحق ہوئیں۔ انا للّٰہ وانا الیہ رٰجعون